اختلافِ
مولا علی و امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہا
☆ حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان جنگ کیوں ہوئی؟
☆ کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہلبیت سے نفرت رکھتے تھے؟
☆ ان جنگوں میں حق پر کون تھا؟
☆ صحابہ کرام کے آپس کے معاملات میں ایک مسلمان کو کیا کرنا چاہیے؟
☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ، صحابہ کرام اور علمائے اُمت کی نظر میں
مؤلف: حضرت علامہ مولانا محمد شہزاد قادری ترابی صاحب
(خلیفہ مفتی اختر رضا خان و حضرت منان رضا خان)
پتہ: جامع مسجد گلستانِ غوثیہ، چونا بھٹی، نزد بوہرا پیر، رنچھوڑ لائن، کراچی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

موجودہ دور مادیت کا دور ہے۔ ایسے دور میں ہر دوسرے دن کوئی نہ کوئی نیا فتنہ سر اٹھاتا ہے، انہی فتنوں میں ایک فتنہ جو بہت زیادہ زور پکڑ رہا ہے۔ وہ فتنہ دشمنان صحابہ کا ہے جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان پر تنقید حتیٰ کہ ان کی مخالفت بھی کرتا ہے، خصوصاً حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرتا ہے، ان کے والدین جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ہیں، ان کی بھرپور مخالفت کرتا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس فتنے کا شکار اپنے آپ کو علامہ، مفتی، مفسر قرآن اور شیخ الاسلام کہلوانے والے بھی ہو چکے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم مسلمانوں کے سامنے ایسے حقائق اور دلائل و براہین پیش کریں جن سے منفی پروپیگنڈے کا خاتمہ ہو اور امت مسلمہ گمراہیت سے محفوظ رہے۔

یاد رہے کہ ہماری اس تحریر کا مقصد ہرگز ہرگز یہ نہیں کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مقام و مرتبہ میں برابر ثابت کرنا چاہتے ہیں بلکہ مقام و مرتبہ تو ہر لحاظ سے حضرت مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا ہی بلند و بالا ہے۔ بقول محدث بریلی امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ کے کہ بلند و بالا شان کے مالک اور حق پر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں مگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ہمارے سردار ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس تحریر کو ہر مسلمان کے لئے نفع بخش بنائے اور مسلمانوں کو

گمراہیت سے محفوظ فرمائے۔آمین ثم آمین

سوال نمبر 1: آپ کا اصل نام کیا ہے؟اعتراض کرنے والے کہتے ہیں کہ آپ کے نام کا معنی درست نہیں ہے؟

جواب: آپ کا اصل نام ''معاویہ'' ہے۔علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ عمدۃ القاری کتاب العلم جلد 2 صفحہ نمبر 69 پر فرماتے ہیں کہ معاویہ نام کے بیس سے زائد صحابہ کرام علیہم الرضوان ہیں۔لغت میں معاویہ کے کئی معنی ہیں جن میں دو معنی ''بہادر'' اور ''بلند آواز'' ہیں۔نبی پاک ﷺ کی عادت کریمہ تھی کہ اگر کسی کے نام کا معنی درست نہ ہوتا تو آپ ﷺ وہ نام تبدیل فرمادیتے مگر معاویہ وہ نام ہے جو نبی پاک ﷺ کی زبان حق ترجمان سے کئی مرتبہ ادا ہوا۔اسی نام سے پکار کر نبی پاک ﷺ نے آپ کو دعا سے نوازا اور آپ کا نام تبدیل نہ فرمایا۔

سوال نمبر 2: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے والدین پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ انہوں نے اسلام لانے سے پہلے مسلمانوں پر بہت ظلم کیا ہے؟

جواب: اسلام لانے کے بعد ہر جرم ہر گناہ حتیٰ کہ کفر و شرک بھی معاف کردیا جاتا ہے۔یہ بشارت حدیث شریف میں موجود ہے۔

حدیث شریف = حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔میں

نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھائیں تاکہ میں آپ ﷺ سے بیعت کروں۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! تمہیں کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ شرط منوالوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری شرط کیا ہے؟ میں نے کہا (شرط) یہ ہے کہ میری مغفرت ہوجائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو! کیا تمہیں معلوم نہیں (اسلام لانے کے بعد) اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے، بے شک ہجرت اور حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

(مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، حدیث نمبر 229)

معلوم ہوا کہ اب اگر کوئی حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ، حضرت ہند رضی اللہ عنہا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر اسلام لانے سے پہلے والی باتوں کو بنیاد بنا کر تنقید کرے تو پھر اس کو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔

سوال نمبر 3: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امت کا ماموں جان کس نے اور کیوں لکھا؟

جواب: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امت کا ماموں صدیوں پرانے بزرگ حضرت سیدنا مولانا روم علیہ الرحمہ نے لکھا۔

(مثنوی مولانا روم، دفتر دوم، صفحہ نمبر 23)

چونکہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی سگی بہن حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا ام المومنین تھیں یعنی نبی پاک ﷺ کی پیاری زوجہ تھیں۔ ام المومنین مومنوں کی ماں کو کہا جاتا ہے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مومنوں کی ماں کے بھائی ہیں تو یوں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مومنین کے ماموں ہوئے اور صرف مومنین کے ماموں ہیں۔

سوال نمبر 4: جنگ جمل اور جنگ صفین کیا ہیں اور یہ جنگیں کس کے درمیان ہوئیں؟

جواب: جنگ جمل ''جمل'' کے مقام پر ہوئی۔ اس جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مدمقابل حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تھیں۔ ان کا مقصد جنگ نہ تھا بلکہ مسلمانوں کے حال کی اصلاح کرنا تھا۔ اچانک جنگ چھڑ گئی۔ جبکہ دوسری صفین کے مقام پر ہوئی' اس جنگ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مدمقابل حضرت امیر معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما تھے۔

یہ جنگیں ذاتی نفرت وعداوت کی وجہ سے نہ تھیں بلکہ ان جنگوں کا مقصد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے خون کے قصاص کا مطالبہ تھا چنانچہ شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا عبدالقادر بدایونی علیہ الرحمہ اپنی کتاب ''اختلاف علی و معاویہ رضی اللہ عنہا'' کے صفحہ نمبر 12 پر حضرت علامہ امام کمال ابن ابی شریف

علیہ الرحمہ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مابین اختلاف کا مقصد حکومت و امارت حاصل کرنا نہیں تھا بلکہ اس اختلاف کا سبب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کا قصاص تھا (یعنی قاتلوں کو پکڑ کر سزا دینے کا مطالبہ تھا)۔

سوال نمبر 5: خون کا قصاص (بدلہ) ہر شخص نہیں مانگ سکتا۔ صرف مقتول کے ولی کو حق ہے پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے قصاص کا مطالبہ کیوں کیا؟

جواب: سب سے پہلے یہ بات یاد رہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے خلیفہ برحق تھے اور خلیفہ عام رعایا کا ولی ہوتا ہے لہذا خلیفۂ وقت کے خون کے قصاص کا مطالبہ یا بادشاہ اسلام کے خون کے قصاص کا مطالبہ ہر مسلمان کر سکتا ہے۔

دوسری بات یہ یاد رہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نسبی لحاظ سے بھی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ولی تھے اور ان کے قریب ترین رشتہ دار تھے۔ دونوں خاندانِ بنو امیہ سے تعلق رکھتے تھے۔

سوال نمبر 6: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بغض یعنی نفرت رکھتے تھے۔ اس لئے

ان سے جنگ کی؟

جواب: ابن عساکر نے روایت کی کہ جنگ صفین کے زمانہ میں (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی) حضرت عقیل ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے کچھ روپیہ کی ضرورت ہے، دیجئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابھی میرے پاس نہیں۔ آپ نے عرض کی: مجھے اجازت دیجئے۔ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا جاؤں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جاؤ۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کا بڑا احترام کیا اور ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔

(صواعق المحرقہ، ص 90، امیر معاویہ، ص 58)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اگر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نفرت ہوتی تو وہ ہرگز ان کے بھائی کی جنگ کے دور میں خدمت نہ کرتے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قدم ابوسفیان کی اولاد سے افضل ہیں:

امام محمد ابن محمود آملی علیہ الرحمہ نے نفائس فنون میں روایت کی کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دربار میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ہوا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ شیر تھے۔ علی رضی اللہ عنہ چودھویں رات کے چاند تھے۔ علی رضی اللہ عنہ رحمت خدا کی بارش تھے۔

حاضرین میں سے کسی نے پوچھا: آپ افضل ہیں یا مولا علی رضی اللہ عنہ؟ تو آپ نے فرمایا: علی رضی اللہ عنہ کے قدم ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے افضل ہیں۔
(الناہیہ ص 33، امیر معاویہ، ص 60)

جنگ صفین اور جنگ جمل کے متعلق

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ارشادات

1...... حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جنگ صفین اور جنگ جمل میں میرے لشکر کے مقتول اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے مقتول دونوں جنتی ہیں (بحوالہ: مجمع الزوائد جلد نہم، ص 258)

2..... حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین پر واپسی پر فرمایا، امارات معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی خزانہ سمجھو کیونکہ جس وقت وہ نہ ہوں گے تم سر وں کو گردنوں سے اڑتا ہوا دیکھو گے (بحوالہ: شرح عقیدہ واسطیہ)

3..... عروہ بن نعیم فرماتے ہیں ایک اعرابی نبی پاک ﷺ کے پاس آیا۔ اس نے کہا میرے ساتھ کشتی کر کے مجھے پچھاڑ دو، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہارے ساتھ کشتی کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہرگز کوئی شخص معاویہ پر کبھی بھی غالب نہیں آئے گا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے صفین کی جنگ میں کہا اگر مجھے یہ حدیث یاد ہوتی تو میں معاویہ سے جنگ نہ کرتا (اخرجہ ابن عساکر، ازالۃ الخفاء فارسی دفتر دوم، ص 278)

جنگ صفین اور جنگ جمل کے متعلق

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ارشادات

1......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اختلاف صرف حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قصاص کے مسئلہ میں ہے اور اگر وہ خون حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قصاص لے لیں تو اہل شام میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والا سب سے پہلے میں ہوں گا (بحوالہ: البدایہ والنہایہ، جلد ساتویں، ص 259)

2......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے روم کے بادشاہ کو جوابی خط لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ میرے ساتھی ہیں اگر تو ان کی طرف غلط نظر اٹھائے گا تو تیری حکومت کو گاجر مولی کی طرح اکھاڑ دوں گا (بحوالہ: تاج العروس، ص 221)

3......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے نصرانی کتے! اگر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کا لشکر تیرے خلاف روانہ ہوا تو سب سے پہلے مولا علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا سپاہی بن کر تیری آنکھیں پھوڑ دینے والا معاویہ ہوگا (بحوالہ: مکتوب امیر معاویہ از: البدایہ والنہایہ)

4......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک قتل کے مسئلہ پر حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ سے رجوع کیا (بحوالہ: موطا امام مالک)

5......حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو صاحب

فضل کہا (بحوالہ: البدایہ والنہایہ، آٹھویں جلد، ص 131)

6 حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خبر ملی تو سخت افسردہ ہو گئے اور رونے لگے (البدایہ والنہایہ، آٹھویں جلد، ص 130)

سوال نمبر 7: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہزارہا مسلمانوں کا خون بہایا نہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے جنگ کرتے نہ مسلمانوں کا اتنا خون بہتا؟

جواب...... سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ جنگ غلط فہمی کی بناء پر ہوئی اور دونوں طرف کے مسلمان حق پر تھے لہذا دونوں طرف سے مارے جانے والے شہید ہیں۔

''مسلمانوں کے قتل کی تین صورتیں ہیں''

1...... اس لئے اسے قتل کرنا کہ یہ مسلمان کیوں ہو گیا یہ کفر ہے

2...... مسلمان کو دنیاوی عناد اور ذاتی دشمنی کی وجہ سے قتل کرنا یہ فسق اور گناہ ہے

3...... غلط فہمی کی بنیاد پر مسلمانوں میں جنگ ہو جائے اور مسلمان مارے جائیں، یہ غلط فہمی ہے۔

نہ فسق نہ کفر اس تیسری قسم کے لئے یہ آیت ہے

القرآن...... وَاِنْ طَآىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا

فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا

ترجمہ: اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں جنگ کر بیٹھیں تو ان میں صلح کرا دو (سورۂ حجرات، آیت 9، پارہ 26)

اس آیت میں جنگ کرنے والی دونوں جماعتوں کو مسلمان قرار دیا گیا (کتاب: امیر معاویہ، ص 64)

حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی جنگ بھی اس تیسری قسم میں داخل ہے لہذا حضرت علی رضی اللہ عنہ یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس کرنا سخت گناہ ہے

عقلی دلیل...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر الزام لگاتے ہو کہ انہوں نے مسلمانوں کو قتل کرایا۔ یہ الزام خود حضرت علی رضی اللہ عنہ پر بھی پڑتا ہے، کیونکہ جیسے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مسلمان ساتھی شہید ہوئے۔ ویسے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حامیوں کے ہاتھوں صحابی رسول حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما شہید ہوئے (کتاب امیر معاویہ، ص 64)

مگر ہمیں دونوں ہستیوں کا ادب کرنا چاہئے کیونکہ دونوں ہمارے ایمان میں داخل ہیں۔ ایک داماد رسول ہیں، دوسرے کاتب وحی ہیں۔ جس طرح ہماری تلواریں خاموش رہیں، اسی طرح ہماری زبانیں بھی خاموش رہنی چاہئیں۔

سوال نمبر 8: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ بھی الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ اہلبیت کے دشمن تھے؟

جواب......اگر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اہلبیت کے دشمن ہوتے تو امام حسن رضی اللہ عنہ ان سے کبھی صلح نہ کرتے۔

حدیث شریف: حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابوبکرہ (نفیع بن حارث) کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر شریف پر دیکھا اور حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پہلو میں تھے۔ آپ ﷺ ایک بار لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کبھی ان کی طرف متوجہ ہوکر فرماتے، میرا یہ بیٹا سردار ہے اور بالیقین اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا (بخاری، کتاب الصلح، حدیث 2516، ص 1072، مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

اور ایسا ہی ہوا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح فرما کر ہزارہا مسلمانوں کا خون بچالیا۔ پھر جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی تب حضرت معاویہ امیر المومنین برحق ہوئے یہی مذہب اہلسنت ہے۔

(از کتاب: امیر معاویہ، ص 21)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کو ناپسند کرنے سے منع فرمانا

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو! (حضرت) معاویہ کی حکومت کو ناپسند نہ کرو، قسم ہے اللہ کی! اگر تم نے ان کی حکومت کو ضائع کر دیا تو تم دیکھو گے کہ کتنے ہی سر کندھوں سے جدا کئے جارہے ہیں۔ جیسے اندرائن (تمہ) کو اس کی بیل سے جدا کیا جاتا ہے

(مصنف ابنِ ابی شیبہ، جلد 8، ص 726)

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کہا

جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو ہدیہ پیش کیا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے یہ دعائیہ کلمات بیان فرمائے۔

وصل الله قرابتك يا امير المومنين

اے مومنوں کے امیر! اللہ تعالیٰ آپ کی قرابت کو ملائے (یعنی صلہ قرابت عطا فرمائے) اور آپ کو اللہ تعالیٰ جزاء خیر عطا فرمائے۔

(تاریخ دمشق، جلد 8، ص 17)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے

بیعت نہ توڑنے کا اعلان فرمایا

جب امام حسین رضی اللہ عنہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت توڑنے کے مشورے دیئے جانے لگے تو آپ نے اس کا خوبصورت جواب

دیا۔

بے شک ہم نے بیعت کر لی، اس پر قائم رہنے کا معاہدہ کر لیا، اب اس کے توڑنے کی کوئی راہِ جواز نہیں (اخبار الطوال، ص 220)

☆ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا۔ میں آپ کو ضرور بر ضرور وہ انعام دوں گا جو انعام میں نے آپ سے پہلے کسی کو نہیں دیا اور نہ ہی آپ کے بعد کسی کو دوں گا۔ تو آپ نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو چار لاکھ درہم عطا کئے جو آپ نے قبول فرما لئے (مرقاۃ المفاتیح، مناقب اہل بیت جلد 11، ص 380، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ، ملتان)۔

☆ ایک دفعہ حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما دونوں ہی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو آپ نے فوراً انہیں دو لاکھ عطیہ دیا اور اس پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا کہ آپ نے ہم سے افضل کسی شخص کو عطیہ نہیں دیا (ابن کثیر، جلد 8، ص 986)

سوال نمبر 9: بعض لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ اہل بیت کی دشمن تھیں؟

جواب...... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو جنگ جمل میں شکست دی اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اونٹ

جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں، گرادیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں گرفتار نہ کیا بلکہ احترام کے ساتھ والدہ محترمہ سا ادب فرماتے ہوئے مدینہ واپس پہنچا دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے مال پر قبضہ نہ کیا، نہ ان کے سپاہی پر کوئی سختی فرمائی۔

جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دشمنوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر اعتراض کیا کہ آپ نے دشمن پر قبضہ پا کر اسے چھوڑ دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بحکم قرآن ہماری ماں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَاَزْوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمْ (احزاب:6)

''نبی (ﷺ) کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں''

اور ماں قرآن کے حکم سے بیٹے پر حرام ہے اور لونڈی مولیٰ پر حلال ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ

تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئیں (نساء:23)

اگر تم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ماں نہیں مانتے تو کافر اور اگر ماں مان کر لونڈی بنا کر رکھنا جائز سمجھتے ہو تو بھی کافر۔

(صواعق المحرقہ، کتاب امیر معاویہ، ص 17)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان و عظمت

حدیث شریف: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے رسول پاک ﷺ نے فرمایا۔ تم مجھے تین راتیں خواب میں دکھائی گئی تھی، فرشتہ تمہیں (تمہاری تصویر کو) ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا رہا، مجھے اس نے بتایا کہ یہ آپ کی زوجہ ہے، میں نے تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹا کر دیکھا تو تم ہی اس (تصویر) میں تھی۔ میں نے کہا کہ یہ فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے تو وہ اسے جاری فرمادے (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی ﷺ)

حدیث شریف: رسول پاک ﷺ نے سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتی جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ عرض کیا کیوں نہیں، یعنی آپ ﷺ کی پسند کو میں پسند کرتی ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اس سے (عائشہ سے) محبت رکھو۔ (بخاری و مسلم، مشکوٰۃ باب مناقب ازواج النبی ﷺ)

حدیث شریف: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بے شک جبریل علیہ السلام میری تصویر ایک سبز ریشمی کپڑے میں رسول پاک ﷺ کے پاس لائے اور کہا کہ یہ آپ ﷺ کی زوجہ ہے دنیا اور آخرت میں (ترمذی شریف، حدیث نمبر 3879)

حدیث شریف: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، سرور کونین ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام

عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جیسے ثرید کو اور طعاموں پر فضیلت حاصل ہے (بخاری، کتاب المناقب، جلد 1، ص 532)

سوال نمبر 10: کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی حدیث نہیں، جو احادیث ہیں، وہ من گھڑت ہیں (معاذ اللہ)؟

جواب: نبراس کے صفحہ نمبر 550 پر نقل ہے "**وما قیل من انه لم یثبت فی فضله حدیث فمحل نظر**" یعنی جو یہ کہا جاتا ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی حدیث مذکور نہیں، یہ قول غلط ہے۔

☆ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، رسول پاک ﷺ کی نظر میں:

1...... رسول پاک ﷺ نے فرمایا اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا (مسند الامام احمد بن حنبل، حدیث 17152، جلد 27، ص 383)

2...... نبی پاک ﷺ نے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمایا۔ اے اللہ! اسے ہدایت کی طرف رہنمائی فرما اور ہلاکت سے بچا، دنیا اور آخرت میں اس کی مغفرت فرمادے (المعجم الاوسط، حدیث 1838، جلد اول، ص 498)

3...... رسول پاک ﷺ نے فرمایا اپنے امور میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو گواہ بناؤ، بے شک وہ طاقتور اور امانت دار ہے۔

(البحر الزخار، حدیث 3507، جلد 8، ص 433، مسند الشامین حدیث 1110، جلد 2، ص 161)

4...... امام طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے حق میں وصیت فرمائیے، بے شک وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے امین ہیں اور عمدہ امین ہیں۔

(المعجم الکبیر، حدیث 3902، جلد 3، ص 73)

5...... رسول پاک ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ معاویہ (رضی اللہ عنہ) سے محبت کرتے ہیں (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، حدیث 15923، جلد 9، ص 441)

6...... امام طبرانی نے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ بے شک انہوں نے خواب میں دیکھا کہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) اہل جنت میں سے ہیں (المعجم الکبیر، حدیث 686، جلد 18، ص 307)

7...... طبرانی نے اعمش سے روایت کی ہے کہ اگر تم معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو دیکھتے تو البتہ ضرور کہتے کہ یہ مہدی ہیں (المعجم الکبیر، حدیث 691، جلد 18، ص 308)

8...... امام طبرانی نے صحیح رجال کی سند کے ساتھ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول پاک ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مشابہ نماز

پڑھتا ہو۔

(مسند الشامین، حدیث 282، جلد اول، ص 168)

9......سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا معاویہ رضی اللہ عنہ میں تم سے ہوں اور تم مجھ سے ہو (بحوالہ: لسان المیز ان)

10......سرکار اعظم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو خبر دی جائے کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں (بحوالہ: طبرانی شریف)

11......سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ملکوں کی حکومت عطا فرما (بحوالہ: کنز العمال، جلد اول، ص 19)

فائدہ......اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت سرکار اعظم ﷺ کی دعاؤں سے نصیب ہوئی۔

12......حضرت ادریس رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمیر بن سعید کو حمص کی گورنری سے معزول کیا تو ان کی جگہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو حمص کا گورنر مقرر کیا گیا۔ حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہمیشہ خیر سے یاد کیا کرو وہ امت کے بڑے ہی بہتر آدمی ہیں۔ وہ فرمانے لگے، میں نے سرکار اعظم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تعالیٰ! معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہادی بنادے، مہدی بنادے۔ (بحوالہ: ترمذی شریف، ابواب المناقب، حدیث نمبر 1777، ص 755، مطبوعہ فرید بک لاہور)

فائدہ...... اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

ہمیشہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو خیر سے یاد کرتے اور ان کا نہایت ہی ادب و احترام کرتے، چنانچہ ہمیں بھی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تعظیم کرتے ہوئے ان کے متعلق زبان سنبھال کر گفتگو کرنی چاہئے۔

13...... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ رسول پاک ﷺ کے کاتب تھے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے مشورہ لیا کہ معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو کاتب بنایا جائے یا نہیں؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا اس سے کتابت کروایا کریں وہ امین ہیں۔ (البدایہ النہایہ، جلد 8، ص 127)

14...... ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، نبی پاک ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا اے معاویہ! تیرے جسم کا کون سا حصہ میرے قریب ہے؟ عرض کیا میرا پیٹ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! اسے علم اور حلم سے بھر دے (الخصائص الکبریٰ، جلد 2، ص 293)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام اور علمائے اُمّت کی نظر میں

حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے (امیر معاویہ سے صلح کر کے) جو کچھ کیا وہ اس امت کے لئے ہر اس چیز سے بہتر

تھا جس پر کبھی سورج طلوع ہوا (بحوالہ: بحار الانوار، جلد دہم، ص 1641)

1...... حضرت امام اعمش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ دیکھ لیتے تو تم کو معلوم ہوتا کہ حکمرانی اور انصاف کیا چیز ہے۔ لوگوں نے پوچھا کیا آپ ان کے حلم کی بات کر رہے ہیں، تو آپ نے فرمایا نہیں! خدا کی قسم ان کے عدل کی بات کر رہا ہوں۔ (العواصم، ص 33 اور المنتقی ص 233)

2...... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ مسجد میں قیلولہ فرمارہے تھے کہ خواب میں ایک شیر کی زبانی آواز آئی جو منجانب اللہ تعالیٰ تھی کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو جنتی ہونے کی بشارت دے دی جائے (بحوالہ: طبرانی شریف)

3...... مشہور محدث حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر تم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے تو کہتے یہ مہدی ہیں (بحوالہ: البدایہ والنہایہ)

4...... حضرت امام قاضی عیاض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سرکار اعظم ﷺ کے صحابی، برادر نسبتی اور کاتب وحی ہیں جو آپ کو برا کہے اس پر لعنت ہے (بحوالہ: البدایہ والنہایہ)

5...... امام ملا علی قاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے امام برحق ہیں۔ ان کی برائی میں جو روایتیں لکھی گئی ہیں سب کی سب جعلی اور بے بنیاد ہیں۔

(بحوالہ: موضوعات کبیر، ص 129)

6......حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمہ نے خود اس شخص کو کوڑے مارے تھے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر سب وشتم (گستاخی) کیا کرتا تھا (بحوالہ: الصارم المسلول)

7......حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے لکھا ہے کہ سرکار اعظم ﷺ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت یافتہ اور ذریعہ ہدایت فرمایا اس لئے کہ انہوں نے مسلمانوں کا خلیفہ بننا تھا اور نبی امت پر شفیق ہے

(ازالۃ الخفاء، جلد اول، ص 573)

8......اعلیٰ حضرت امام اہلسنت احمد رضا خان محدث بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جو شخص حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر طعن کرے وہ جہنمی کتا ہے۔ (احکام شریعت، ص 90، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

9......امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابو موسیٰ اشعری اور حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ عنہم کو جو برا کہتے ہیں، ان کے پیچھے نماز بکراہت شدیدہ تحریمہ مکروہ ہے۔ کہ ایسے شخص کو امام بنانا حرام اور ان کے پیچھے نماز پڑھنی گناہ اور جتنی پڑھی ہوں، سب کا لوٹانا واجب ہے۔

(احکام شریعت، ص 111، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

10......خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کے باہم جو واقعات ہوئے، ان میں پڑنا حرام، حرام، سخت حرام ہے۔ مسلمانوں کو یہ دیکھنا چاہئے کہ وہ سب کے سب حضرات نبی پاک ﷺ

کے جان نثار اور سچے غلام ہیں۔ (بہار شریعت، جلد اول، امامت کا بیان، ص 254، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

سوال 10: کیا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے زہر دیا؟

جواب: بعض حضرات نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا اور بعض نے کہا کہ یزید نے آپ کی بیوی جعدہ کے ذریعے زہر دلوایا۔ یہ دونوں قول باطل ہیں۔ آیئے معتبر محققین کی تحقیق کو دیکھئے۔

ابن کثیر لکھتا ہے کہ میرے نزدیک یہ بھی صحیح نہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو یزید نے زہر دلایا اور ان کے باپ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف زہر دلانے کی نسبت کرنا بطریق اولیٰ صحیح نہیں۔

(البدایہ والنہایہ جلد 8، ص 43، مطبوعہ دالحدیث قاہرہ)

سب سے معتبر قول حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا اپنا ہے

کہا جاتا ہے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا زہر سے وصال ہوا۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ہمیں اسماعیل نے ان کو عمیر بن اسحاق نے خبر دی کہ میں اور ایک میرے دوست حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے پاس داخل ہوئے، تو آپ نے فرمایا کہ میرے جگر کے ٹکڑے نکل رہے ہیں۔ بے شک مجھے کئی بار زہر پلایا گیا لیکن اس مرتبہ کی طرح پہلے کبھی زہر نہیں پلایا گیا۔ اتنے میں آپ کے پاس

(آپ کے بھائی) امام حسین رضی اللہ عنہ آ گئے، تو انہوں نے امام حسن رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کو کس نے زہر دیا؟ تو آپ نے انہیں کوئی خبر نہ دی (الاصابہ فی تمیز الصحابۃ، علامہ ابن حجر عسقلانی، جلد 2، ص 64)

جب امام حسن رضی اللہ عنہ نے زہر دینے والے کو نامزد نہیں کیا اور نہ ہی کسی سے انتقام لیا تو پھر دوسرے کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ وہ کسی پر تہمت لگائے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امام حسن رضی اللہ عنہ کے وصال پر تعزیت

جب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے وصال کی خبر کا خط آیا تو اتفاقاً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی ان کے پاس موجود تھے، تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہت اچھے طریقے سے تعزیت کی (یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو صبر دلایا صبر کی دعا کی اسی کا نام تعزیت ہے) (البدایۃ والنہایۃ، جلد 8، ص 304، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تعزیت کرتے ہوئے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں مصیبتوں سے بچائے اور تمہیں حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں غم میں نہ ڈالے۔ تو ان کے اس ارشاد کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اللہ تعالیٰ مجھے غم میں نہیں ڈالے گا اور نہ ہی پریشانیوں اور مصیبتوں میں مبتلا کرے گا جب تک اللہ تعالیٰ نے امیر المومنین (امیر معاویہ رضی اللہ عنہ) کو باقی رکھا ہے۔ (البدایۃ والنہایۃ،

جلد 8، ص 138، مطبوعہ دار الحدیث قاہرہ)

سوال نمبر 11: امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے کائنات کو یزید پلید جیسا بیٹا دیا جس نے خاندان رسالت پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے؟

جواب...... یہ اعتراض باطل ہے۔ بالغ اولاد اپنے قول وفعل کی خود ذمہ دار ہوتی ہے۔ بالغ بیٹے یا بیٹیوں کے کسی قول وفعل کا ذمہ داران کے والدین کو نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ اگر یہ قانون تسلیم کرلیا جائے تو اس کی زد میں انبیاء کرام اور اہلبیت بھی آئیں گے۔

القرآن: وَ بٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَ عَلٰۤى اِسْحٰقَ-وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝

ترجمہ: اور برکت اتاری ہم نے ابراہیم پر اور اسحاق پر اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا، اور کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا

(سورۂ صافات، آیات 113، پارہ 23)

اس آیت میں محسن سے مراد مومن اور ظالم سے مراد کافر

(تفسیر مدارک، امام نسفی بحوالہ جلالین)

واضح ہوا کہ حضرت ابراہیم اور اسحق علیہم السلام کی اولاد میں کوئی مومن ہیں،

کوئی کافر ہیں۔ اگر فاسق اولاد سے باپ (معاذ اللہ) برا ہوتا ہے تو کیا کافر اولاد کی وجہ سے حضرت ابراہیم و اسحق علیہم السلام کو برا کہہ کر کوئی اپنے ایمان کا جنازہ نکالے گا؟

حضرت آدم علیہ السلام کا صلبی بیٹا قابیل ہے جس کے متعلق مفسرین کرام نے لکھا وہ شقی قاتل تھا۔ کیا اس کی بدبختی کی زد حضرت آدم علیہ السلام پر آئے گی؟ (معاذ اللہ) سادات کرام میں جہاں متقی پارسا لوگ ہیں، وہاں ان میں عملی حوالے سے کمزور افراد بھی ہیں۔ کیا فاسق و فاجر سادات کی وجہ سے حضرت امام حسن و حسین علیہم الرضوان کی شان میں کوئی اعتراض ہو سکے گا؟ نہیں! اولاد فاسق ہو تو والدین کی شان میں کوئی فرق لازم نہیں آئے گا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ یزید پلید کے فسق و فجور سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا اور نہ ہی آپ کی صحابیت میں کوئی فرق آ سکتا ہے۔ آپ صحابی رسول ہیں، آپ کاتب وحی ہیں، مسلمانوں کے امام ہیں۔

☆ مسلمانوں کی ذمے داری:

اس معاملے میں ہر ایک مسلمان کو چاہئے کہ وہ تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب و احترام کرے کیونکہ صحابہ کرام ہمارے ایمان میں داخل ہیں اور ہمیں کوئی حق نہیں پہنچتا کہ ہم اصحاب رسول کے متعلق بکواس کریں۔ موجودہ دور میں اپنے آپ کو مفسر قرآن، شیخ الاسلام، مناظر اسلام، مناظر اہلسنت اور سید کہلوانے والے حضرات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں بکواس کرتے نظر

آتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ایک کلمہ پڑھنے والے سنی صحیح العقیدہ مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی عقیدت کو نہ دیکھے بلکہ نبی پاک ﷺ کے اس ارشاد پر عمل کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو برا بھلا کہتے ہیں تو کہو تمہاری شرارت پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ (ترمذی ابواب المناقب، حدیث نمبر 1800)

ایسے لوگوں سے اپنا تعلق توڑ دے، ایسے لوگوں کو اپنی محفل میں نہ بلائیں۔ ایسے لوگوں کو تقریر کے لئے بھی نہ بلوائیں اور نہ ہی ان کی تقریریں سنیں اور دوسروں کو بھی ان کی خباثت سے آگاہ کریں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نبی پاک ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر شے کی تعظیم کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین